سلسلۃ التصوف نمبر ۲

اردو ترجمہ مع اصل کتاب

ہشت شرائط

حضرات خواجگان نقشبندیہ

قدس اسرارہم

از تصنیف لطیف حضرت ملا حسین صاحب خباز علیہ الرحمۃ

مترجمہ

سگ درگاہ سرکار عالیہ نقشبندیہ ملک فضل الدین ککے زئی

حسب فرمائش

ملک چنن الدین و ملک تاج الدین خلف ملک فضل الدین ککے زئی تاجران کتب قومی

بازار کشمیری لاہور

مطبع نولکشور گیلیشن پرنٹنگ ورکس لاہور میں صحت صفائی کیساتھ نہایت آب وتاب سے چھپا

قیمت فی جلد ۲ر

دفعہ اول

تصوف کی سراپا رحمت کتابوں کا سلسلہ ھو

عین الفقر

یہ کتاب پُراز اسرار الٰہی عاشقوں کی جان صاحبِ ذوق کا ایمان حضرت سلطان باہو قادری قدس سرہُ العزیز کی اعلےٰ تصنیفات سے ہے۔ اس میں مصنف علیہ الرحمۃ نے نہایت شرح وبسط کے ساتھ مسائل تصوف کو بیان فرمایا ہے۔ لہذا آگاہی ناظرین کیلئے چند مضامین درج ذیل کرتے ہیں جو اس کتاب نایاب میں ہیں۔ حمد نعت سببِ تالیف و نام کتاب۔ مرشد کامل و ناقص سالک مجذوب و مجذوب سالک۔ علم دین و علم دنیا۔ ذکر سری کا بیان اور اسکی فضیلت۔ مقام انا۔ علم ظاہر سے علم باطن کا حصول۔ فقر کے مقامات۔ فقر آزادی سے نہیں بلکہ علم و عمل اور شریعت طریقت کو جمع کرنے سے ہوتا ہے۔ شرح برزخ اسم اللہ و توحید فنا فی اللہ۔ ذکر اللہ فتوحات کا۔ تشریح اسم اللہ۔ ہر جاندار کے سانس سے اسم ھُو نکلتا ہے۔ کسر نفسی اور اُس کا محاسبہ۔ حصول کمال کیلئے ریاضت و مشقت۔ مرشد کامل کی مثال اور اسکی ضرورت۔ عشق حقیقی و عشق مجازی۔ عبادت میں توجہ نہ کرنا۔ جب نفس فنا ہو جاتا ہے تو نفسانیت کا شائبہ مطلق نہیں رہتا۔ مرشد کامل سے روگردانی۔ ذکر اللہ کی شان۔ توحید مطلق۔ خلاف شرع گمراہی ہے۔ تجلیات و تحقیق مقامات نفس ماسوی اللہ وغیرہ۔ تجلی کے اقسام اور اسکی مقامات۔ ذکر مشاہدہ عشق الٰہی کے لوازمات۔ مرشد و طالب کی خصوصیات انسان کے وجود میں اسکی مقامات صاحب باطن صاحب بطن صاحب و صاحب نظر صاحب زر۔ صاحب تلقین کا بیان اور اسکی مثال۔ عارف دنیا و عارف عقبیٰ و عارف مولےٰ۔ لطیفہ۔ استغراق۔ معارف پر کشف و کرامات کا بند ہونا۔ مرشد کا مرید کیلئے آئینہ ہونا۔ مراتب علم و معرفت۔ لطیفہ۔ نفس کیسے مخالف ہے اور اسکو زیر کرنے کا بیان۔ تمثیل۔ فقیر کی سانس ذاکر ہوتی ہے نفس و شیطان اور دنیا کی مثال نفسانیت اور اُس کا نتیجہ۔ ابلیس و نفس اور دنیا کے اتفاق کی مثال۔ فقر فنا و فقر بقا و فقر منتہی۔ شریعت طریقت حقیقت کی مثال۔ زندہ دل اور مردہ دل۔ ذکر علما و فقرا۔ علم رحمانی اور علم شیطانی۔ زہد بے علم۔ الفقر لا یحتاج کے معنی۔ خانہائے نفس۔ قوی کو چھوڑ کر ضعیف کی طرف اور غنی کو چھوڑ کر مفلس کی طرف رجوع کرنا خلاف عقل ہے۔ فقر میں کون کون مقامات پیش آتے ہیں۔ ذکر مراقبہ و مشاہدہ خواب اور جواب برزخ و تعبیر غرق بوحدت۔ ذکر روحی اور ذکر سری۔ مراقبہ اور اُسکی منزلیں۔ مراقبہ کی مثال۔ مراتب مراقبہ۔ قلب کے اقسام۔ عشق و محبت۔ لطیفہ۔ صحابہ کرام کی مثال۔ خاتمہ کتاب وغیرہ۔ جو حضرات علم تصوف کے شائق ہوں اُن کا فرض ہے کہ اس دُر بے بہا کو خرید فرماویں۔ یہ کتاب نہایت عمدہ خوشخط اردو میں ترجمہ ہو کر چھپ گئی ہے منگوائیں اور اسکے مطالعہ سے حظ اُٹھائیں + قیمت ایک روپیہ ۔۔۔ عہ

مجالسۃ النبی

یہ رسالہ بھی حضرت سلطان باھُو قدس سرہُ العزیز کی تصنیف لطیف سے ہے جس کا نہایت سلیس اردو ترجمہ کیا گیا ہے اسمیں بھی حضرت نے عمدگی سے بعض مسائل تصوف کو بیان فرما کر طالبان خدا اور عاشقانِ محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کیلئے ایک احسان عظیم فرمایا ہے۔ اس کتاب میں جو جو مضامین ہیں اُن کو آگاہی ناظرین کیلئے درج ذیل کیا جاتا ہے۔ تاکہ ناظرین بعد ملاحظہ مضامین مندرجہ کے اس کتاب کو خرید فرماویں۔ حمد نعت کتاب لکھنے کی وجہ اور اُسکی منفعت۔ اس رسالے کے پڑھنے والے کو اس سے نفع پہنچنا۔ تزکیہ نفس مقام قلب اور روح وغیرہ کا بیان (معرفت الٰہی کا علم سے حاصل ہونا اور علم ظاہر و باطن کی مثال) مراقبہ کا تفصیلی بیان مقام فنا فی الشیخ و مقام فنا فی الرسول کی شناخت انسان کے وجود میں مقاماتِ نفس وغیرہ۔ فقیری بدُون علم کے مذموم ہے (تصور اسم اللہ کی تاثیر) قلب سے خود بخود ذکر کا جاری ہونا (ذکر قلبی کی شناخت) انسان کے وجود میں عناصر کی مثال۔ نفس کہاں سے پیدا ہوتا ہے انسان کے وجود میں مقاماتِ نفس اور اسکے اقسام۔ روح پاک و ناپاک۔ شرح پیر و مرشد وغیرہ + قیمت دو آنے ۔۔۔ ۲ر

[illegible] الاسرار

یہ رسالہ بھی حضرت سلطان [illegible] قدس سرہُ العزیز کی تصنیف سے ہے [illegible] طالبان الٰہی کی خاطر اس کا ترجمہ اردو [illegible]

قیمت دو آنے ۲ر

رسالہ

ہشت شرائط حضرات خواجگان نقشبندیہ

قدس اسرارہم

بزبان فارسی

بسم اللہ الرحمن الرحیم

والذین جاھدوا فینا لنھدینھم سبلنا وان اللہ لمع المحسنین الحمد للہ رب العالمین والعاقبۃ للمتقین والصلوۃ والسلام علی رسولہ محمد وعلی آلہ و اصحابہ اجمعین ○ بدانکہ طریق حضرات خواجگان نقشبندیہ علیہم الرحمۃ والرضوان بدین ہشت شرائط است۔

غزل

گفتار خوش از حسین کشمیر بشنو	آثار ہدایت است تقریر بشنو
شرح این ہشت شرائط بکنم اے طالب	روشن ہشت شرائط زمن اے مہر بشنو

ہر کس کہ عمل بریں شرائط کرد است — رہ یافت بسے ایجواں اے پسر بشنو

بجز از راہِ شریعت نبری راہ بخدا — بکیں رہ چو رہ ہدا است تدبیر بشنو

؎

ہشت شرط است در رہِ حق اے حسیں — گر نگہ داری نشوی فارغ زدیں

ہوش در دم، ہم نظر اندر قدم — خلوت اندر انجمن، شد دم بدم

ہم سفر اندر وطن، باید ہمے — یاد کرد و باز گشت، در ہر دمے

پس نگاہ داشت باید، یاد داشت — شغل داری صبح و شام و شب و چاشت

شرط اوّل۔ ہوش در دم۔ ہوش در دم، دو معنی دارد معنی عام و معنی خاص معنی عام آن است کہ ہر نفسے کہ از دروں برمے آید۔ باید کہ از حضور و آگاہی باشد غفلت را راہ ندہد و ہمیشہ ذاکر باشد و طے قلب حاصل کند۔ چنانچہ در ہر نفس
(طے بمعنی نور ۱۲ اغیاث)
چندیں بار ذکر گوید، بلکہ چند صد بار تا رستگار شود و مقصود او حاصل گردد کہ واذکروا اللہ ذکراً کثیراً لعلکم تفلحون۔ عبارت ازان است ؎

از ذکرِ خدا مباش یکدم غافل — کز ذکر بود مراد و مقصد حاصل

ذکر است کہ اہلِ دل را در ہمہ وقت — آسائش جان باشد و آرائش دل

ومعنی خاص آن است۔ کہ در ہر نفس نفی غیر و اثباتِ حق کند و بانفی گوناگوں

از خود که لا موجود الا هو اشارت بر آن است ؎

تا محو شدم از خود و از هر دو جہاں | جز وے نبود در نظرم ہیچ عیاں
ظاہر شو د ہر چہ مرا از دل و جاں | ہست آنہمہ یک قبلہ و یک روئے نہاں

و نیز گفتہ اند۔ از ازل تا ابد یک ساعت با ید دانست۔ کما قال اللہ تعالیٰ
یَوْمَ یَرَوْنَ مَا یُوْعَدُوْنَ لَمْ یَلْبَثُوْٓا اِلَّا سَاعَۃً مِّنْ نَّھَارٍ وقال النبی
صلی اللہ علیہ وسلم، اَلدُّنْیَا سَاعَۃٌ فَاجْعَلْھَا طَاعَۃً بلکہ دنیا ساعت ہم نیست
نیست اَلْاٰنَ کَمَا کَانَ بگون عبارت ازان است و بزرگان گفتہ اند
اَلْوُجُوْدُ بَیْنَ الْعَدَمَیْنِ کَالْعَدَمِ ؎

شرط دوم۔ نظر بر قدم، و نظر بر قدم دو معنی دارد۔ عام و خاص عام آن است
کہ سالک در راہ رفتن و آمدن بر فوق و تحت و یمین و یسار نظر نکند۔
و بر پشت پائے خود نظر کند۔ یعنی دون حق را زیر پائے خود بیارد۔
و با تواضع و شکستگی و حلم و نرمی در راہ برود کہ وَلَا تَمْشِ فِی الْاَرْضِ
مَرَحًا۔ عبارت ازان است۔ چنانچہ بزرگان گفتہ اند۔ یَکْرَھُوْنَ فُضُوْلَ
النَّظَرِ کَمَا یَکْرَھُوْنَ فُضُوْلَ الْکَلَامِ و معنی خاص آن است کہ سالک چوں
در راہِ معرفت سیر کند کہ معرفت را نہایت نیست۔ قدم بر قدم در معرفت

دیگرگون نہد۔ و ترقی حاصل کند۔ چنانچہ حضرت رسالت پناہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم در ہر روز ہفتاد بار توبہ استغفار میکرد۔ یعنی ہر روز ہفتاد مقام را طے مے کرد و قدم بر میداشت۔ و از مقام گذشتہ توبہ میکرد ہمچنین متابعت پیغمبر ہمہ کس را فرض است۔ و از مقامے بمقامے قدم بر قدم بردارد۔ و از مقام گذشتہ توبہ کند و چیز ہائے عجائب و غرائب در سلوک دیدہ و دانستہ میشود و حاصل نظر بران نیفگند۔ تا مقصود اصل کہ حق تعالے است جل جلالہ کہ مَا زَاغَ الْبَصَرُ وَمَا طَغٰی صفت حضرت رسالت پناہ است پیشہ خود سازد و متابعت احوال او کند ؎

دنیا چہ مرا قیصر و خاقاں را ۔۔۔ دوزخ بہ بداں بہشت مر نیکاں را
تسبیح فرشتہ را صفا رضواں را ۔۔۔ جاناں ما را و جان من جاناں را

شرط سوم۔ سفر در وطن سفر در وطن نیز دو معنی دارد۔ معنی عام و معنی خاص۔ معنی عام آن است۔ کہ سالک در طبیعت بشری سفر کند۔ یعنی از صفات بہیمی بہ بشری و از بشری بہ ملکی و از صفات ذمیمہ بہ جمیلہ انتقال کند یعنی روح لطیفۂ او کہ مظہر ذات اللہ و صفات اللہ است و خلیفۂ خدا است کہ اِنِّیْ جَاعِلٌ فِی الْاَرْضِ خَلِیْفَۃً در ذات اوست از صفات انسانیت

بصفتِ روحانیت بدل کند و نفس را عین روح کند و روح را عین مجروح کند
و مجروح را عین مفتوح ؎

بارے چہ خوش است بی دہان خندیدن — بے واسطۂ چشم جہاں را دیدن
بنشین و سفر کن بغایت خوب است — بے منتِ پا گرد جہاں گردیدن

و معنی خاص آن است کہ سالک سفر ناسوت و ملکوت و جبروت و لاہوت کند
و شرحِ این چہار سفر در رسالۂ منازل المسافرین، کردہ شد مطالعہ دراں باید کرد۔
و شرح بہ مجمل این است کہ در ناسوت مِنَ الْخَلْقِ اِلَی الْحَقِّ و در ملکوت
اِلَی الْحَقِّ مَعَ الْحَقِّ و در جبروت مَعَ الْحَقِّ فِی الْحَقِّ و در لاہوت فِی الْحَقِّ اِلَی الْحَقِّ
یعنی از انسانیت بہ ملکیت و از ملکیت بہ روحانیت و از روحانیت بہ رحمانیت
انتقال کند۔ در عالم فَاَیْنَمَا تُوَلُّوْا فَثَمَّ وَجْہُ اللّٰہِ مشرف شود کہ مَا رَاَیْتُ
شَیْئًا اِلَّا رَاَیْتُ اللّٰہَ فِیْہِ عبارت ازاں است ؎

نہاں مے نگرم در ہمہ پوست — یک روئے عیاں در ہمہ آئینہ ہموست
در میوہ اگرچہ صد حلاوت دارد — یک آں نہاں با ہمہ لذاتِ دروست

شرط چہارم ۔ خلوت در انجمن۔ و خلوت در انجمن نیز دو معنی دارد۔
معنی عام و معنی خاص۔ معنی عام آنست کہ سالک ظاہر خود با خلق و باطنِ خود

باحق تعالے بدارد وظاہرِ خود بنورِ فرائض وسنن منوّر کند وباطنِ خود بہ مشاہدۂ حق تعالے منوّر سازد و ذرّۂ غفلت را در درونِ خود راہ ندہد و در خلا و ملا و بیع و شرے باحق تعالے باشد۔ کہ رِجَالٌ لَّا تُلْهِيهِمْ تِجَارَةٌ وَّلَا بَيْعٌ عَنْ ذِكْرِ اللّٰهِ وَاِقَامَ الصَّلٰوةِ وَاِيْتَاءَ الزَّكٰوةِ ۵

از دروں شو آشنا و زبروں بیگانہ باش

اینچنیں زیبا روش کم مے بود اندر جہاں

چنانچہ قطب الاقطاب خواجہ بہاؤ الدین نقشبند قدس سرہٗ میفرمایند۔ در عمرِ خود جوانے دیدم، فخر میکردم کہ کاشکے مثل ایں جوان من مے بودم آنچناں بود کہ در بازار مینا ہزار اشرفی را سودا میکرد۔ یک نفس از یادِ حق غافل نشدے۔ آرے ظاہر ایشاں با خلق و باطن با حق در شہودِ اسما و صفاتِ حق تعالے است۔ اگر کسے را دریں امر اشکال افتد نظیرہ بیان کنم۔ چنانچہ کسے باشد کہ کوزۂ آب بر سر گرفتن بغیر از دست کردن عادت کردہ باشد واز پائے راہ میرود و از دست کار میکند و از زبان سخن میگوید و از گوش مے شنود و از چشم مے بیند، آخر دل بجائے آں کوزہ باشد کہ مبادا نیفتد۔ پس سالک را باید کہ ظاہر خود در ادائے حدود اللہ و متابعت حضرت صلے اللہ علیہ وسلم بدارد

وباطن خود متابع حضرت رسالت کند۔ تا ظاہر او بہ بدعت و ضلالت نرود
وباطن بہ الحاد وعقاید فاسدہ وعزائم باطلہ نرود کہ ہر دم از طلب حق تعالےٰ
ومحبت او و در متابعت حضرت محمد صلے اللہ علیہ وسلم در افعال و احوال و اقوال راسخ باشد
و ذرہ مخالفت متابعت او نکند کہ قُلْ اِنْ كُنْتُمْ تُحِبُّوْنَ اللّٰهَ فَاتَّبِعُوْنِیْ یُحْبِبْكُمُ
اللّٰهُ عبارت از انست۔ ومعنی خاص آن است کہ روح خلیفۂ خداست
وعرش صفت اوست در درون او صحراہائے گوناگون و انجمن ہائے عجائب و
غرایب است۔ نظر آں برآں نکند تا از مشاہدہ حق تعالےٰ باز نماند۔ و در
عجائب و غرائب او خوش حال شود۔ و روح کہ حرم خداست و مظہر جمال اللہ است
از حرم بہ حریم رہ برد۔ و غیر را در حریم راہ ندہد۔ چنانچہ حدیث نبوی بداں
ناطق است کہ قَلْبُ الْمُؤْمِنِ حَرَمُ اللّٰهِ وَحَرَامٌ اَنْ یَّلِجَ فِیْهِ غَیْرُ اللّٰهِ و
قَلْبُ الْمُؤْمِنِ عَرْشُ اللّٰهِ یعنی دل مومن حرم خداست و حرام است آنکہ در آمدہ شود
غیر از خدا درو۔ ودل مومن عرش خداست۔ ودل مومن بزرگ است
از عرش وکرسی، افضل است از انچہ آفرید حق تعالےٰ۔ ونیز حدیث نبوی
وارد است کہ قَلْبُ الْمُؤْمِنِ اَكْبَرُ مِنَ الْعَرْشِ وَاَوْسَعُ مِنَ الْكُرْسِیِّ وَاَفْضَلُ
مِمَّا خَلَقَ اللّٰهُ تَعَالٰی ونیز حدیث قدسی است کہ لَا یَسَعُنِیْ اَرْضِیْ وَلَا سَمَائِیْ وَ

لکن یسعنی فی قلب عبد المؤمن التقی النقی و نیز حدیث قدسی است که
یا ابن ادم خلقت الاشیاء لک و خلقتک لی یعنی اے فرزند آدم آفریدیم
چیزہائے جہان برائے تو و آفریدیم ترا برائے خود۔ پس در عجائب و غرائب
ہر دو جہان مائل نشوی و چشم ظاہری از انجمن ظاہری کہ عالم صوری است
بہ بندی۔ و چشم باطنی از انجمن باطن کہ عالم معنوی است نیز بہ بندی
کہ انا جعلنا ما علی الارض زینۃ لہا لنبلوہم ایہم احسن عملا۔
اشارہ برانست ❖

شرط پنجم یاد کرد۔ و یاد کرد، عبارت است از ذکر لسانی بہ قلبی و این
نیز دو معنی دارد۔ عام و خاص۔ عام آن است کہ ہر چہ از زبان گفتہ
شود۔ اثر آں بہ دل رساند و ذوق آن بخشد۔ و خاص آن است کہ ہر چہ از
دل یادِ خدا کند زبان از اں بیگانہ سازد و در درونِ خود فرو شود و در صحرائے
دل سیر ہا کند ❖

شرط ششم باز گشت۔ و باز گشت آن است کہ از ذکر باز گشت او
بہ مذکور باشد و این نیز دو معنی دارد۔ عام و خاص۔ درین دو آیت مفہوم
تواں کرد۔ عام آن است کہ واذکر اسم ربک و تبتل الیہ تبتیلا۔

یعنی یاد کن نام پروردگار خود را و بریدہ شو از ہمہ مخلوقات بریدنی کامل
یعنی در ہمہ حال متوجہ بخدا باش ۔ و خاص آنست ۔ کہ وَاذْكُرْ رَبَّكَ اِذَا نَسِيْتَ
یعنی یاد کن پروردگار خود را وقتے کہ فراموش کردہ باشی خود ۔ چہ حقیقتِ
دگر فنائے ذاکر است در مذکور ۔ یعنی بہ نفی کہ از وجود بشری فنا شوی و
در اثبات واجب الوجود بقا یابی ۔

شرط ہفتم نگاہداشت ۔ نگاہداشت آنست کہ مراقبۂ نفئے خواطر کنی
و آنچہ دون حق است دل را از اں نگاہداری ۔ و ایں نیز دو معنی دارد ۔
عام و خاص ۔ عام آن است کہ چناں در مراقبہ شوی کہ ظاہر و باطنِ خود
ہمہ بجانب اللہ تعالےٰ بندی ۔ چنانچہ گربہ در سوراخِ موش بجہت بدست
آوردنِ موش بندد ۔ و خاص آن است کہ نہ ظاہر ماند و نہ باطن و نہ
مراقبہ ماند نہ غیر ۔

شرط ہشتم یادداشت است ۔ و یادداشت کہ مقصود از ہمہ عبادات
است ۔ دوام آگاہی است بر سبیلِ ذوق ۔ و ایں نیز دو معنی دارد ۔
عام و خاص ۔ عام آن است کہ ہمیشہ در توحید و معرفت مستغرق باشد
و ذوق دائمی حاصل کند و بیہوش و بیعقل نشود ۔ اگر شود نقصانِ طریقت است

وگر بیکشد آہ نکشد۔ اگر کشد خونِ طریقت مے اندازد ؎

ایدل چو خدبخش رگ جاں بگشود | منما بکس ایں رگِ خوں آلودت
مے نال چنانچہ نشنوند آوازت | میسوز چناں کہ بر نیاید دودت

معنی خاص آنست کہ در استغراقِ توحید و معرفت اسرارِ الٰہی کہ بیابد۔ بر آں قرار بگیرد تازہ بتازہ اسرار حاصل شود و ظاہر نسازد۔ اگر ظاہر سازد از دو عتاب گرفتار شود۔ یکے آنکہ ہر کہ سرِ شاہاں اظہار کند لائق نزدیکی نباشد ودیگر آنکہ باسرارِ دیگر مُطلع نسازند۔ کما قال النبیُّ صلی اللہُ علیہِ وسلّم اِفشاءُ اسرارِ الرُّبُوبِیّۃِ کُفرٌ۔

وسہ کلمۂ دیگر نیز ہست۔ وقوفِ زمانی و وقوفِ عددی و وقوفِ قلبی۔ وقوفِ زمانی آنست کہ از غفلت و نسیانِ زمانِ گذشتہ تقصیر و ندامت پیشۂ خود سازد۔ و وقوفِ عددی آن است کہ در حالتِ خود عدد کند۔ کہ ترقی حالات مے شود یا نہ اگر مے شود۔ شکر و سپاس مر خدائے را گوید۔ واگر نمے شود ماتم گیرد۔ و وقوفِ قلبی آنست کہ در تزکیۂ نفس و تصفیۂ دل و تجلیۂ روح ہر روز زیادہ کوشد۔ وَاللہُ یَدْعُوا اِلٰی دَارِ السَّلَامِ وَیَھْدِیْ مَنْ یَّشَاءُ اِلٰی صِرَاطٍ مُّسْتَقِیْمٍ۔

شجرۂ میر سید عابد کہ انتساب ایشاں منتہی بجناب سید

جمال الدین میر

قطب الاقطاب سید السادات | منبع الفیض مجمع البرکات
گوہرِ درجِ حشمت و تزئیں | سیدِ اصفیا جمال الدیں
جانشینِ جنابِ حضرت میر | قدوۂ اولیا امیر کبیر
قدس اللہ سرہ الاعلیٰ | روّح اللہ روحہ الاعلیٰ
چوں قدومِ شریف آوردند | باز در عروہ جائے خود کردند
بود ہمراہِ شاں بصد تمکیں | سیدِ اغنیا علاؤ الدیں
آفتابِ سپہرِ فضل و کمال | قدوۂ امیرِ جلیل میر جلال
مفخرِ عارفانِ پاک آئیں | رکنِ بیتِ فلاح رکن الدیں
نیّرِ برجِ عزت و تمکیں | قطبِ آفاق میر شمس الدیں
قدوۂ عارفاں بخلق کریم | سیدِ نیکخوے میر عظیم
مفخرِ عارفانِ پاک آئین | نجمِ برجِ ہدیٰ شہاب الدین

کوکبِ آسمانِ عزّت بود — نیّرِ برجِ جاہ و حشمت بود
مرشدِ نیک روے و پاک نسب — بود محکم بسجادۂ جد و آب
مصدرِ فیض و علم و عرفان بود — مرجعِ اہلِ فضل و احسان بود
ہم چو سیّد بہ مسندِ ارشاد — خلق را بہرۂ ہدایے سے داد
چوں قدم زد بہ خطۂ باقی — روحِ پاکش بعرشش شد راقی
خلفش از ذکور ہیچ نبود — جز دو دختر دو ماہ برج شہود
نامزد شد یکے بہ شیخ زمن — سیّد نیکخوے شاہ حسن
زاد ایشاں بہ عزّت و تزئیں — سیّد نیک مرد و پاک آئیں
آنکہ بزدود خاطر از ہمہ لوث — غوث آفاق شہ محمّد غوث
خلف الصّدق آں شہِ زاہد — حضرتِ میر سیّد عابد

شجرۂ طیّبہ

قطب الاقطاب منبع البرکات — مصدر الفیض مفخر السادات
نعمت العارفین بالافضال — سید العاشقین بالاجلال
سیّما آں شہنشہِ آفاق — شیخ کونین شیخ عبدالرزاق

غوثِ آفاق شیخ محی الدین آفتابِ سپہرِ دنیا و دیں
اعرفِ عارفانِ ربّانی ماہِ بغداد شاہِ جیلانی
شیخ ابُو صالح و عماد الدین سیّد احمدی شہاب الدین
حضرتِ شاہ ابوالحسن شہِ دیں والئے کشورِ ہدے و یقیں
شرف الدین و شیخ شمس الدین سیّد دیں علی و بدرالدین
آنکہ بزدود خاطر از ہر لوث افضل العصر شہ محمد غوث
برتر از اولیا مکانِ وے است رضی اللہ عنہ شانِ وے است
شرف الدین علی شہِ ابرار حضرتِ قاسمِ خجستہ شعار
فاضلِ کامل و شہِ زاہد میر سیّد محمّد عابد
بسط اللہ ظلہ الاعلیٰ ابد اللہ فیضہ الاسنیٰ
فردِ افراد سیّدِ احمد سیّد دیں حسین شہِ امجد
ساز روشن دلم بنورِ ہدیٰ از دلم زنگِ ماسوےٰ بزدا
یا الٰہی بحرمتِ شانش بہرِ احفادِ نیک عنوانش
حضرت عبد باسط آں شہِ دیں عبدِ قادر مہِ سپہرِ یقیں
از غمِ دہر ساز آزادم بغمِ خود نمائی دل شادم

دِه رہائی مرا ز ننگِ وجود ساز مستغرق بہ بحرِ شہود

شیخ محمود مہرِ برجِ تقا

سیّد عبداللہ آں شہِ عرفا

تمّت بالخیر



اُردو ترجمہ

رسالہ

ہشت شرائط حضرات خواجگان نقشبندیہ

قدس اسرارھم

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

وَالَّذِیْنَ جَاھَدُوْا فِیْنَا لَنَھْدِیَنَّھُمْ سُبُلَنَا وَاِنَّ اللّٰہَ لَمَعَ الْمُحْسِنِیْنَ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ وَالْعَاقِبَۃُ لِلْمُتَّقِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی رَسُوْلِہٖ مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ اَجْمَعِیْنَ (اور جن لوگوں نے ہمارے لئے کوشش کی ہے۔ البتہ ہم اُن کو اپنے رستے کی طرف رہنمائی کرتے ہیں۔ اور تحقیق خداوند تعالےٰ نیکی کرنے والوں کے ساتھ ہے۔ دونوں جہان کے پروردگار کا شکر ہے۔ اور عاقبت ہے واسطے پرہیزگاروں کے۔ اور سلام اور درود اُس کے رسول محمدؐ پر اور اُس کی تمام آل اور اصحاب پر) ✣

یاد رہے کہ حضرات خواجگان نقشبندیہ علیہم الرحمۃ والرضوان کا طریقہ یہ آٹھ شرطیں تھیں ے

گفتار خوش از حسین کشمیر شنو — آثار ہدایت است تقریر شنو
شرح ایں ہشت شرائط بجم اے طالب — روشن ہست شرائط زمن ای مہر شنو
ہر کس کہ عمل بریں شرائط کرد است — رہ یافت بسی ایجوال ای پیر شنو
بجز از راہ شریعت نبری راہ بخدا — کیں رہ چو رہ ہدا ہے است تدبیر شنو

ے

ہشت شرط است در رہ حق ای حسیں — گر نگہ داری شوی فارغ ازیں
ہوش در دم ہم نظر اندر قدم — خلوت اندر انجمن شد و مبدم
ہم سفر اندر وطن باید ہمے — یاد کرد و باز گشت در ہر دمے
پس نگاہ داشت باید یاد داشت — شغل داری صبح و شام و شب و چاشت

شرط اول ہوش در دم

ہوش در دم کے دو معنی ہیں، ایک عام دوسرے خاص عام معنی یہ ہیں کہ جو دم اندر سے باہر آئے، چاہئے کہ حضور و آگاہی سے ہو۔ (سالک کو

چاہیئے) کہ غفلت کو دخل نہ دے۔ اور ہمیشہ ذکر میں مشغول رہے اور طی قلب حاصل کرے۔ چنانچہ چند بار ذکر کرے بلکہ کئی سو دفعہ ذکر کرے تاکہ عذاب سے رہائی پاوے اور اس کا مقصد حاصل ہو۔ جیسا کہ وَاذْکُرُوا اللّٰہَ ذِکْرًا کَثِیْرًا لَّعَلَّکُمْ تُفْلِحُوْنَ (اور یاد کرو اللہ کو زیادہ یاد کرنا شاید کہ تم بہتری دیئے جاؤ) سے یہی مراد ہے ؎

از ذکر خدا مباش یک دم غافل | کز ذکر بود مراد و مقصد حاصل
ذکر است کہ اہل دل را در ہمہ وقت | آسائش جاں باشد و آرائش دل

اور خاص معنی یہ ہیں کہ ہر ایک دم میں غیر کی نفی اور حق کا اثبات کرے یا اپنے آپ کی قسم قسم کی نفی کرے جیسا کہ لَا مَوْجُوْدَ اِلَّا ھُوَ (نہیں موجود مگر وہی یعنی خدا) سے اسی کی طرف اشارہ ہے ؎

تا محو شدم از خود و از ہر دو جہاں | جز وے نبود در نظرم ہیچ عیاں
ظاہر چو شود ہر چہ مرا در دل و جاں | ہست آنہمہ یک قبلہ و یک روئے نہاں

اور یہ بھی کہتے ہیں کہ ازل سے ابد تک کے وقفے کو ایک ساعت جاننا چاہیئے جیسا کہ خداوند تعالےٰ نے فرمایا ہے۔ یَوْمَ یَرَوْنَ مَا یُوْعَدُوْنَ لَمْ یَلْبَثُوْا اِلَّا سَاعَۃً مِّنْ نَّھَارٍ (وہ دن دیکھینگے جن کا وعدہ دیئے گئے ہیں نہیں دیر کرتے

ہیں دن میں سے ایک گھڑی بھی) اور پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اَلدُّنْیَا سَاعَۃٌ فَجْعَلْھَا طَاعَۃٌ (دنیا ایک گھڑی ہے پس اس میں بندگی کرو) بلکہ دنیا ساعت بھی نہیں ہے۔ چنانچہ اَلْاٰنَ کَمَا کَانَ یَکُوْنَ (ویسا ہی ہے) سے یہی مطلب ہے اور بزرگوں نے کہا ہے اَلْوُجُوْدُ بَیْنَ الْعَدَمَیْنِ کَالْعَدَمِ (وجود دو عدموں کے درمیان عدم کی مانند ہے)۔

شرط دوم نظر بر قدم

نظر بر قدم کے دو معنی ہیں، ایک عام دوسرے خاص۔ عام یہ ہے کہ سالک رستہ چلتے وقت اُوپر نیچے دائیں اور بائیں نہ دیکھے اور اپنے پاؤں کی پشت کی طرف دیکھتا رہے یعنی غیر حق کو اپنے پاؤں کے نیچے لائے۔ اور تواضع حلم نرمی اور عاجزی سے رستہ طے کرے۔ جیسا کہ وَلَا تَمْشِ فِی الْاَرْضِ مَرَحًا (زمین پر خوشی کرتے ہوئے نہ چلو) سے یہی مراد ہے۔ چنانچہ بزرگوں نے فرمایا ہے۔ یَکْرَھُوْنَ فُضُوْلُ النَّظَرِ کَمَا یَکْرَھُوْنَ فُضُوْلُ الْکَلَامِ (جیسا کلام کی فضول کو مکروہ جانتے ہیں ویسا ہی نظر کی فضولیات کو مکروہ جانتے ہیں) اور خاص معنی یہ ہیں کہ

سالک جب معرفت کے رستے کو طے کرنا چاہے تو معرفت گوناگوں ہیں قدم مارے۔ کیونکہ معرفت کا کوئی انتہا نہیں۔ اور ترقی حاصل کرے۔ چنانچہ حضرت رسالت پناہ صلے اللہ علیہ وسلم ہر روز ستّر مرتبہ استغفار اور توبہ کیا کرتی تھے یعنی ہر روز ستّر مقام طے کرتے تھے اور قدم اُٹھاتے تھے اور مقام گذشتہ سے توبہ کرتے۔ اسی طرح پیغمبر خدا کی تابعداری ہر فرد بشر پر فرض ہے اور ایک مقام سے دوسرے مقام میں قدم رکھے۔ اور مقام گذشتہ سے توبہ کرے۔ اور چونکہ سلوک میں عجیب و غریب چیزیں دیکھی جاتی ہیں۔ اور معلوم ہوتی ہیں۔ ان کی طرف نگاہ تک نہ کرے اور اصل مقصود کو جو خداوند تعالےٰ جل جلالہٗ ہے۔ اور مَا زَاغَ الْبَصَرُ وَمَا طَغٰی (نہ نظر اچکی ہے اور نہ نافرمانی کی ہے) جو حضرت رسالت پناہ کی صفت ہے اس کو اپنا پیشہ اختیار کرے۔ اور آنجناب کے حالات کی متابعت کرے ؎

دنیا جم را و قیصر و خاقاں را — دوزخ بہ بداں بہشت نیکاں را
تسبیح فرشتہ را صفا رضواں را — جاناں ما را و جانِ من جاناں را

شرط سوم سفر در وطن

سفر در وطن کے بھی دو معنی ہیں، ایک عام دوسرے خاص۔ عام معنی یہ ہیں کہ سالک طبیعت بشری میں سفر کرے۔ یعنی چوپایوں کی خصلت سے انسانی خصلت میں اور انسانی سے فرشتوں کی خصلت میں اور بری خصلتوں سے نیک خصلتوں میں انتقال کرے۔ یعنی روح جو اس کا لطیفہ ہے اور اللہ تعالیٰ کی ذات وصفات کا مظہر ہے اور خدا کا خلیفہ ہے کہ اِنِّیْ جَاعِلٌ فِی الْاَرْضِ خَلِیْفَۃً (تحقیق میں زمین میں اپنا خلیفہ بنانے والا ہوں) اسکی ذات میں ہے۔ انسانی صفتوں سے روحانی صفتوں میں بدل جائے اور نفس عین روح بنائے اور روح کو عین مجروح کرے اور مجروح کو عین مفتوح کرے ؎

یارے چہ خوش است بے دہاں خندیدن — بیواسطۂ چشم جہاں را دیدن
بنشین وسفر کن کہ بغایت خوب ست — بے منت پا گرد جہاں گردیدن

اور معنی خاص یہ ہیں۔ کہ سالک ناسوت ملکوت جبروت اور لاہوت کا سفر کرے۔ ان چاروں سفروں کا ذکر رسالہ منازل المسافرین میں مفصل طور

پر لکھا ہوا ہے۔ اِس میں مطالعہ کرنا چاہئے۔ مجمل طور پر یوں ہے کہ ناسوت میں خلقت سے خدا کی طرف اور ملکوت میں خدا کی طرف سے خدا کے ساتھ اور جبروت میں خدا کے ساتھ سے خدا میں اور لاہوت میں خدا میں سے خدا کی طرف یعنی انسانیت سے ملکیّت میں اور ملکیت سے روحانیت میں اور روحانیت سے رحمانیّت کی طرف انتقال کرے۔ فَاَیْنَمَا تُوَلُّوْا فَثَمَّ وَجْہُ اللّٰہِ (پس جس طرف تم رُخ کرو گے، اُسی طرف خدا کا چہرہ ہی کے عالم میں مشرف ہو۔ کہ مَارَاَیْتُ شَیْئًا اِلَّا رَاَیْتُ اللّٰہَ فِیْہِ (میں نے کوئی ایسی شئے نہیں دیکھی جس میں خدا نہ دیکھا ہو) سے یہی مطلب ہے

نہاں مے نگرم در ہمہ پوست یار روئے عیاں در ہمہ آئینہ ہموست
در میوہ اگرچہ صد حلاوۃ دارد یک آں نہاں با ہمہ لذات دروست

چوتھی شرط خلوت در انجمن

خلوت در انجمن کے بھی دو معنی ہیں، ایک خاص دوسرے عام۔ عام یہ ہیں کہ سالک اپنے ظاہر کو خلق سے اور باطن کو خدا سے لگائے رکھے اور اپنے ظاہر کو فرائض اور سُنن کے نور سے منوّر کرے۔ اور اپنے باطن

کو خداوند تعالےٰ کے مشاہدہ سے روشن کرے۔ اور ذرہ بھر غفلت
کو بھی اپنے اندر نہ گھسنے دے۔ اور فراغت و جماعت میں خداوند تعالےٰ
کے ساتھ رہے کہ رِجَالٌ لَّا تُلۡهِيهِمۡ تِجَارَةٌ وَّلَا بَيۡعٌ عَنۡ ذِكۡرِ اللّٰهِ وَاِقَامِ
الصَّلٰوةِ وَاِيۡتَآءِ الزَّكٰوةِ ؕ ایسے آدمی ہیں، جن کو تجارت و بیع بھی
یادالٰہی سے نہیں روکتی اور وہ نماز ادا کرتے ہیں۔ اور زکوٰۃ دیتے ہیں۔

از دروں شو آشنا و ز بروں بیگانہ شو
ایں چنیں زیبا روش کم مے بود اندر جہاں

چنانچہ خواجہ قطب الاقطاب خواجہ بہاؤالدین نقشبند قدس سرہٗ فرماتے ہیں
کہ میں نے اپنی عمر میں ایک جوان کو دیکھا میں فخر کرتا تھا کہ کیا ہی اچھا
ہوتا جو میں اس جوان کی طرح ہوتا۔ اس کی یہ کیفیت تھی کہ مینا بازار میں
ہزار اشرفی کا سودا کر رہا تھا۔ لیکن ایک دم بھی خدا کی یاد سے غافل نہ تھا۔
ہاں ایسے شخصوں کا ظاہر تو خلقت کے ساتھ ہوتا ہے اور باطن خداوند تعالےٰ
کی صفات اور اسما کے مشاہدہ میں ❖

اگر کسی شخص کو اس بات میں مشکل پیش آئے۔ میں اس کی مثال بیان
کرتا ہوں۔ فرض کرو کہ ایک ایسا شخص ہے جس میں یہ عادت ہے کہ ایک ہی

وقت میں پانی کا کوزہ سر پر بغیر ہاتھ کے سہارے کے اُٹھائے رہتا ہے اور پاؤں سے رستہ چلتا ہے اور ہاتھ سے کام کرتا ہے۔ اور زبان سے باتیں کرتا ہے اور کانوں سے سُنتا ہے اور آنکھوں سے دیکھتا ہے۔ لیکن اُس کا دل پانی کے کوزے کی طرف ہوتا ہے۔ کہ کہیں ایسا نہ ہو کہ گر پڑے ۔

پس سالک کو چاہئے۔ کہ اپنے ظاہر کو حدود اللہ کے ادا کرنے اور حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی تابعداری میں رکھے اور اپنے باطن کو حضرت رسالت کے تابع بنائے۔ تا کہ اس کا ظاہر بدعت اور گمراہی میں مبتلا نہ ہو اور اس کا باطن گمراہی اور بُرے عقیدوں اور جھوٹے ارادوں کی طرف مائل نہ ہو۔ اور ہر دم خداوند تعالےٰ کی اور اُس کی محبت اور محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کی تابعداری سے افعال اقوال اور احوال میں پختہ ہو جائے اور ذرہ بھی اس کی متابعت کے برخلاف نہ کرے۔ چنانچہ قُلْ اِنْ کُنْتُمْ تُحِبُّوْنَ اللّٰہَ فَاتَّبِعُوْنِیْ یُحْبِبْکُمُ اللّٰہُ (کہ اگر تم اللہ کو محبت کرتے ہو تو میری تابعداری کرو، خدا تم سے محبت کریگا) سے یہی مراد ہے۔ اور خاص معنی یہ ہیں۔ کہ چونکہ روح خدا کا خلیفہ ہے اور اس کی صفات کا عرش ہے

اس لئے اس میں طرح طرح کے جنگل اور عجیب و غریب مجلسیں ہیں، انکی
طرف ہرگز خیال نہ کرے اور خداوند تعالیٰ کے مشاہدہ سے باز نہ رہے
اور مشاہدہ کے عجائب و غرائب میں خوشحال رہے۔ اور روح جو کہ حرمِ خدا
ہے اور منظہر جمال اللہ ہے۔ حرم سے حریم کی طرف رستہ معلوم کرے
اور غیر کو حرم میں دخل نہ دے۔ چنانچہ حدیث نبوی بھی اس بارے میں ہے
کہ قَلبُ المُؤمِنِ حَرَمُ اللهِ وَحَرَامٌ اَن یَّلِجَ فِیہِ غَیرُ اللهِ (مومن کا دل
حرم خدا ہے اور یہ حرام ہے کہ خدا کے سوا کوئی اور اُس میں آئے) و قلبُ
المُؤمِنِ عَرشُ اللهِ (مومن کا دل خدا کا عرش ہے) یعنی مومن کا دل حرمِ خدا
ہے۔ اور یہ بات حرام ہے کہ خدا کے سوا کوئی اور اُس میں آئے اور
مومن کا دل عرش خدا ہے۔ اور مومن کا دل عرش و کرسی سے بھی بزرگ
ہے۔ اور خداوند تعالیٰ کی تمام مخلوقات سے افضل ہے۔ اور نیز حدیث
نبوی بھی وارد ہے کہ قَلبُ المُؤمِنِ اَکبَرُ مِنَ العَرشِ وَاَوسَعُ مِنَ الکُرسِیِّ
وَاَفضَلُ مِمَّا خَلَقَ اللهُ تَعَالیٰ (مومن کا دل عرش سے بڑا ہے اور کرسی سے
وسیع ہے اور جو کچھ اللہ تعالیٰ نے پیدا کیا ہے سب سے افضل ہے)
اور نیز حدیث قدسی ہے کہ لَا یَسَعُنِی اَرضِی وَلَا سَمَائِی وَلٰکِن یَسَعُنِی فِی

قَلبُ عَبدِالمُؤمِنِ التَّقِیِّ النَّقِی (مجھے زمین اور آسمان میں نہ ڈھونڈو بلکہ مجھے پرہیزگار اور شریف مومن کے دل میں ڈھونڈو) اور ایک اور حدیث قدسی ہے۔ یَا ابنَ آدَمَ خَلَقتُ الاَشیَاءَ لَکَ وَخَلَقتُکَ لِی یعنی اے آدم کے فرزند میں نے جہان کی چیزوں کو تو تیرے لئے پیدا کیا اور تجھ کو اپنے لئے۔ پس تجھے چاہیئے۔ کہ دونوں جہان کے عجائب و غرائب کی طرف توائل نہ ہو جائے۔ اور چشم ظاہری کو انجمن ظاہری سے کہ عالم صوری ہے بند کرلے۔ اور چشم باطنی انجمنِ باطنی سے جو کہ عالم معنوی ہے بند کرے کہ اِنَّا جَعَلنَا مَا عَلَی الاَرضِ زِینَۃً لَّھَا لِنَبلُوَھُم اَیُّھُم اَحسَنُ عَمَلاً۔ (جو کچھ زمین پر ہے اس کو ہم نے اُس کے لئے زینت بنایا ہے تاکہ ہم آزمائیں کہ کون اچھا ہے از روئے عمل کے) اسی کی طرف اشارہ ہے۔

شرط پنجم یاد کرد

یاد کرد سے مراد ذکر لسانی اور قلبی ہے۔ اور اس کے بھی دو معنی ہیں، ایک عام دوسرے خاص۔ عام تو یہ ہیں کہ جو کچھ زبان سے کہا جائے اُس کا اثر دل پر لیجائے اور اس کا حظ اُٹھائے۔ اور خاص معنی یہ ہیں

کہ جو کچھ دل سے خدا کی یاد کرے زبان کو اُس سے ناآشنا بنالے اور اپنے اندر خیال کر کے صحرائے دل کی سیر کرے ✣

شرطِ ششم بازگشت

بازگشت یہ ہے کہ ذکر سے مذکور کی جانب بازگشت ہو۔ اور اس کے بھی دو معنی ہیں، ایک عام دوسرے خاص۔ ان دو آیتوں سے سمجھ لینے چاہئیں عام یہ ہیں کہ وَاذْكُرِ اسْمَ رَبِّكَ وَتَبَتَّلْ إِلَيْهِ تَبْتِيلًا۔ یعنی اپنے پروردگار کے نام کو یاد کرا اور تمام مخلوقات سے پورے طور پر کنارہ کش ہو، یعنی ہر حالت میں خدا کی طرف متوجہ ہو۔ اور خاص یہ ہیں کہ وَاذْكُرْ رَّبَّكَ إِذَا نَسِيتَ۔ یعنی اپنے پروردگار کو اُس وقت یاد کر جبکہ تو اپنے آپ کو بُھلا دے۔ کیونکہ ذاکر کا مذکور میں فنا ہو جانا دوسری حقیقت ہے یعنی نفی سے تو وجود بشری فنا ہو جاویگا۔ اور واجب الوجود کے اثبات سے تو بقا حاصل کریگا ✣

شرط ہفتم نگاہداشت

نگاہداشت یہ ہے کہ خطرات کی نفی کا مراقبہ کرے۔ اور خدا کے علاوہ تمام چیزوں سے دل کو نگاہ رکھے۔ اس کے بھی دو معنی ہیں۔ عام اور خاص۔ عام یہ ہیں کہ مراقبہ اس طرح کرے کہ اپنا تمام ظاہر باطن خداوند تعالےٰ کی طرف لگائے۔ جیسا کہ بلّی چوہے کے سوراخ میں چوہے کے حاصل کرنے کے لئے کرتی ہے۔ اور خاص یہ ہیں۔ کہ نہ ظاہر ہی رہے اور نہ ہی باطن اور نہ مراقبہ رہے نہ غیر۔

شرط ہشتم یادداشت

یادداشت سے جو کہ تمام عبادتوں کا مقصود ہے، مراد از روے ذوق کے آگاہی دوام ہے۔ اس کے بھی دو معنی ہیں۔ عام اور خاص عام یہ ہیں، کہ ہمیشہ توحید اور معرفت میں مُستغرق رہے۔ اور ذوق دائمی حاصل کرے۔ اور بے عقل و بیہوش نہ ہو جائے۔ اور اگر ہو جاے تو طریقت کا نقصان ہے۔ اور آہ و بکا نہ کرے۔ اگر کریگا تو گویا طریقت

کاخون کریگا ؎

ایدل جو خدنگش رگِ جاں بگسود | منما بکس آں رگِ خون آلودت
مے نال چنانکہ نشنوند آوازت | مے سوز چناں کہ بر نیاید دودت

خاص معنی یہ ہیں کہ توحید اور معرفت کے استغراق میں جو اسرارِ الٰہی معلوم کرے انہی پر اکتفا نہ کرکے تازہ بتازہ اسرار حاصل کرے اور اُن کو ظاہر نہ کرے۔ اگر کریگا دو وجہ سے گرفتارِ عتاب الٰہی ہوگا۔ ایک تو اس واسطے کہ جو شخص بادشاہوں کے رازوں کو افشا کرے نزدیکی کے لائق نہیں ہوتا اور دوسرے اس واسطے کہ دوسرے کے بھید کو ظاہر نہیں کیا کرتے جیساکہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے۔ افشاء اسرار الربوبیۃ کفر (خدا کے بھیدوں کو ظاہر کرنا کفر ہے) *

اِن کے علاوہ تین اور باتیں بھی ہیں:۔

وقوفِ زمانی، وقوف عددی اور وقوف قلبی *

وقوف زمانی سے یہ مراد ہے کہ اپنے آپ کو ہمیشہ زمانہ گذشتہ کی غفلت اور نسیان کے سبب شرمندہ کرتا رہے۔ اور وقوف عددی یہ ہے کہ اپنی حالت کی طرف نگاہ کرے اور دیکھے کہ حالات میں ترقی ہوئی ہے

یا نہیں۔ اگر ہوئی ہے تو خداوند تعالےٰ کا مشکور ہووے اور اگر نہیں ہوئی تو اپنا ماتم کرے۔ اور وقوف قلبی یہ ہے کہ نفس کو پاک کرنے اور دل کو صاف کرنے اور رُوح کو جِلا دینے میں ہر روز زیادہ کوشش کرے۔ وَاللّٰہُ یَدۡعُوۡٓا اِلٰی دَارِ السَّلٰمِ وَیَہۡدِیۡ مَنۡ یَّشَآءُ اِلٰی صِرَاطٍ مُّسۡتَقِیۡمٍ (اور اللہ تعالےٰ دارالسلام کی طرف بُلاتا ہے۔ اور جس کو چاہتا ہے سیدھے راستے کی طرف ہدایت کرتا ہے) ✤

سید میر عابد صاحب کا شجرہ کہ ان کا نسب والدہ کی طرف سے جناب سید جمال الدین کی طرف پہنچتا ہے

قطب الاقطاب سید السادات ۔۔۔ منبع الفیض مجمع البرکات
گوہر درج حشمت و تزئیں ۔۔۔ سیدِ اصفیا جمال الدیں
جانشین جناب حضرت میر ۔۔۔ قدوۂ اولیا امیر کبیر
قدس اللہ سرہ الاعلےٰ ۔۔۔ روّح اللہ روحہ الاعلےٰ
چوں قدومِ شریف آوردند ۔۔۔ باز در عروہ جائے خود کردند
بود ہمراہِ شاں بصد تمکیں ۔۔۔ سیّد اغنیا علاؤ الدیں
آفتاب سپہر فضل و کمال ۔۔۔ قدوۂ امیرِ حال میر جلال

مفخرِ عارفانِ پاک آئین — رُکنِ بیتِ فلاح رُکن الدین

نیّرِ برجِ عزّت و تمکیں — قطبِ آفاق میر شمس الدین

قدوۂ عارفاں بخلقِ کریم — سیدِ نیک خوئے میر عظیم

مفخرِ عارفانِ پاک آئین — نجمِ بُرجِ ہُدیٰ شہاب الدین

کوکبِ آسمانِ عزّت بُود — نیّرِ بُرجِ جاہ و حشمت بود

مرشدِ نیک روے و پاک نسب — بود محکم بجادۂ جدّ و اَب

مصدرِ فیض و علم و عرفاں بود — مرجعِ اہلِ فضل و احساں بُود

ہم چو سیّد بہ مسندِ ارشاد — خلق را بہرۂ ہُدیٰ میداد

چوں قدم زد بہ خطۂ باقی — رُوحِ پاکش بعرش شد راقی

خلفش از ذکور ہیچ نبود — جز دو دختر دو ماہِ برجِ شہود

نامِ مرشد یکے بہ شیخ زمن — سیدِ نیک خوئے شاہ حسن

زادِ ایشاں بہ عزّت و تزئیں — سیّدِ نیک مرد پاک آئیں

آنکہ بزدود خاطر از ہمہ لوث — غوثِ آفاق شہ محمد غوث

خلف الصّدق آں شہ زاہد

حضرت میر سیّد عابد

شجرہ

قطب الاقطاب منبع البرکات — مصدر الفیض مفخر السادات

نعمت العارفین بالافضال — سید العاشقین بالاجلال

یعنی آں شہنشہ آفاق — شیخ کونین شیخ عبد الرزاق

غوث آفاق شیخ محی الدین — آفتاب سپہر دنیا و دیں

اعرف عارفانِ ربانی — ماہِ بغداد شاہِ جیلانی

شیخ ابو صالح و عماد الدیں — سید احمدی شہاب الدیں

حضرت شاہ ابو الحسن شہ دیں — والئے کشورِ ہدے و یقیں

شرف الدین و شیخ شمس الدین — سیدِ دیں علی و بدر الدیں

آنکہ بزدود خاطر از ہر لوث — افضل العصر شہ محمد غوث

برتر از اولیا مکانِ وے است — رضی اللہ عنہ شان وے است

شرف الدیں علی شہِ ابرار — حضرتِ قاسمِ خجستہ شعار

فاضلِ کامل و شہِ زاہد — میر سید محمد عابد

بسط اللہ ظلہ الاعلیٰ — اید اللہ فیضہ الاسنیٰ

فردِ افراد سیدِ احمد — سید دیں حسین شہِ امجد

ساز روشن دلم بنورِ ہدے — از دلم زنگِ ماسوے بزدا

یا الٰہی بحرمتِ شانش — بہرِ احفادِ نیک عنوانش

حضرتِ عبد باسط آں شہِ دیں — عبدِ قادر مہِ سپہرِ یقیں

از غمِ دہر ساز آزادم — بغمِ خود نمائے دل شادم

دہ رہائی مرا ز زنگِ وجود — ساز مستغرقم بہ بحرِ شہود

شیخ محمود مہرِ برجِ لقا — سید عبد اللہ آں شہِ عرفا

تمت

رباعیات حضرت خواجہ نقشبند رحمۃ اللہ علیہ

بعد از نماز فجر پنج بار بخواند

یارب بکشا بر دلم از توبہ درے
بے منت مخلوق رساں ما حضرے
در باقئ عمرم چناں بگذار
کز من نہ رسد بہیچکس درد سرے

بعد از نماز ظہر پنج بار بخواند

یارب تو درخت عمر ما پست مکن
ما را ز شراب نیستی مست مکن
یارب بکرم جملہ جوانمرداں را
دل تنگ پریشان تہیدست مکن

بعد از نماز عصر پنج بار بخواند

از خون دلم دو چشم پرنم بہتر
از عیش و نشاط دل پر غم بہتر
یک لحظہ حضور دل بدرگاہ تو
از بادشاہئ تمام عالم بہتر

بعد از نماز مغرب پنج بار بخواند

یارب چہ کنم کہ ہیچکس یارم نیست
از شرم گناہ زبان گفتارم نیست
سرتاسر آفاق بہیچم نخرند
یارب چہ متاعم کہ خریدارم نیست

بعد از نماز عشا پنج بار بخواند

اے فضل تو دستگیر من دستم گیر
حیواں شدہ ام ز خویشتن دستم گیر
تا چند کنم توبہ و تا کے شکنم
اے توبہ دہ توبہ شکن دستم گیر

حجت الاسرار

یہ رسالہ بھی حضرت سلطان باہو قدس سرہ العزیز کی تصنیف سے ہے جس کا نہایت عمدہ ترجمہ اردو میں کیا گیا ہے اسمیں مندرجہ ذیل مضامین ہیں۔ حمد نعت انسان کامل کا بیان معرفت الٰہی کا ذکر اور اس کے شروط یہ دنیا ترک کرکے سانس مردہ ہو جاتی ہے خدا تعالیٰ کا بندہ نہ بنے دیکھ تو نا علم کا راہ اور مرشد کا راہبر ہونا خدائے تعالیٰ کی معصیت میں اطاعت نہیں۔ اہل علم اور اہل فقر کا بیان۔ کامل و ناقص میں تمیز۔ خدائے تعالیٰ کے نشانوں میں غور کرو اور اسکی ذات میں غور نہ کرو۔ جب بندہ خدا کو پکارتا ہے تو وہ اس کا جواب دیتا ہے شیطان جناب سرور کائنات علیہ الصلوٰۃ والسلام کی صورت نہیں بن سکتا طالب کسی اور کا محتاج نہیں ہوتا۔ اہل دیدار و طالب مولا کا بیان فقر جناب سرور کائنات علیہ الصلوٰۃ والسلام کا فخر تھا حضرت خضر و حضرت موسیٰ کا واقعہ خدائے تعالیٰ نے سب کو اپنی عبادت کیلئے پیدا کیا ہے اہل علم اور اہل فقر کی مثال وسیلہ کی فضیلت۔ فقیر کامل کا کوئی خلاف شرع کے کام نہ کرنا ذکر قلبی اور مومن کی فراست کا ذکر۔ ذکر اللہ کا تمام وجود میں جاری ہونا۔ ذکر روحی کا بیان اور اسکی مثال۔ فقیر ہمہ تن شریعت پر ثابت قدم رہتا ہے نفس کے اقسام اور اسکی تفصیل۔ خدائے تعالیٰ تمہارے دلوں کو دیکھتا ہے اعمال کو نہیں دیکھتا مرشد کامل کا صاحب حضور ہونا۔ عمل کے لئے ایک حرف ہی بس ہے علم لدنی کی اصلیت اور اس کا حصول۔ اہل علم کی نظر سبب پر اور اہل فقر کی نظر مسبب پر ہوتی ہے۔ مراقبہ کا بیان۔ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے کافروں کے سر پر مٹی ڈالی اور انہوں نے آپ کو نہ دیکھا علم ظاہری اور اسم اعظم کا بیان۔ فقیر مادر زاد کی حکایت نفس امارہ کی مخالفت فقر کے اقسام خاتمۂ کتاب ✤ قیمت ۲ر

کلید التوحید

یہ رسالہ سراپا برکت از تصنیف لطیف حضرت سلطان باہو قدس سرہ العزیز سے ہے مصنف علیہ الرحمۃ اس رسالہ کی نسبت دیباچہ میں دعوےٰ کیا ہے کہ اگر کوئی شخص اس سراپا رحمت رسالہ کو بغور پڑھے اور اس پر عمل کرے اگر بے علم ہو تو عالم یا مفسر ہو۔ اگر ناقص ہو تو پیر طریقت بنے اگر فقیر ہو تو غنی بنے مصنف علیہ الرحمۃ نے یہ بھی فرمایا ہے کہ یہ گنجینۂ اسرار الٰہی بحکم خدا (الہام) اور منظوریٔ جناب سرور کائنات لکھا گیا ہے اور اسی وجہ سے اس کا نام کلید التوحید رکھا گیا ہے اسمیں جو جو عالی مضامین ہیں انکی فہرست ملاحظہ ناظرین کیلئے درج ذیل کیجاتی ہے حمد نعت رسالہ کے لکھنے کا سبب اس کا نام اور اسکے مقاصد ارواح مقدسہ سے ملاقات کرنا دوسرے کو نصیحت کرنے اور اپنے نفس کو بھولجانے کی مذمت۔ مرشد ناقص اور مرشد کامل کا بیان نفس امارہ کی سرکشی اور اس کا علاج۔ انسان کے وجود میں مقامات نفس اور مقامات روح وسر وغیرہ کیونکر پہچانے جاسکتے ہیں نفس مطمئنہ اور نفس امارہ کا بیان۔ مرشد کامل میں آٹھ باتوں کا ضروری ہونا طریقہ قادریہ کا پہلا سبب۔ کن فیکون کی شرح اور کل ارواح کی پیدائش کا حال۔ سب سے بڑی نفس امارہ کی شیطان سے بڑی کی مقام جمعیت کی شرح۔ مراتب درویش و مراتب فقیر۔ اسم اللہ کی تاثیر انسان کے وجود میں کیسے ہوا کرتی ہے سالک کے دل میں خطرات بد پیدا ہونا نفس و ارواح کی مثال توبہ کرکے گناہ سے پاک ہونا (درحقیقت ہدایت کرنا خدا کا کام ہے مگر انسان کو کوشش کرنی ضروری ہے) معرفت الٰہی میں حوصلہ وسیع رکھنا چاہیئے مجلس محمدی میں پہنچکر آنجناب سے تلقین پاکر مراتب مرشدی حاصل کرنا اور رجعت سے محفوظ رہنا طالب کو جب کوئی ضرورت دینی دنیوی درپیش ہو تو اسے کیا کرنا چاہیئے مراقبہ کا بیان اور اسکے اقسام اسم ہو سے چار ذکر کا حاصل ہونا۔ نور ہدایت کیونکر حاصل ہوتا ہے۔ کن کن لوگوں پر شیطان کو قدرت نہیں اور ان کی سرکوبی [illegible] خاتمۂ کتاب ✤ قیمت ۲ر

مثنوی تحفۃ العاشقین معہ تحفۃ العارفین

یہ دونوں کتابیں سالک حق پرست مست بادۂ الست مقبول بارگاہ احد حضرت شاہ عبد الصمد قدس سرہٗ نقشبندی مجددی کی تصنیف لطیف میں سے ہیں۔ اردو زبان میں سراپا برکت اور رحمت ہیں۔ چنانچہ مشہور ہے کہ حضرت مصنف کو ان کتب کی تصنیف کیلئے خواب میں جناب سرور کائنات صلے اللہ علیہ وسلم سے ارشاد ہوا تھا اور یہی وجہ انکی مقبول عام اور فائدہ مند ہونے کی ہے۔ یہ دونوں کتابیں نہایت اعلےٰ درجہ کے کاغذ پر خوشخط چھاپی گئی ہیں۔ قیمت بارہ آنے ۱۲ر

تحفہ قادریہ بزبان اردو

اس بابرکت رسالہ میں حضرت شاہ ابو المعالی رحمۃ اللہ علیہ لاہوری نے جو عاشق جناب سید عبد القادر جیلانی کے ہیں جناب غوث پاک کے مناقب اور کرامات کو نہایت معتبر روایات سے عجیب دلکش اور پر اثر طریق سے قلمبند فرمایا ہے اور تحریر عبارت میں جناب علیہ الرحمۃ نے اپنے سچے عشق اور بیتابی کا نہایت پر درد الفاظ میں ثبوت دیا ہے۔ جس کے مطالعہ سے انسان پر فوری اثر نمودار ہوتا ہے۔ اس کتاب کو طالبان مولا کی خاطر نہایت عام فہم اردو میں ترجمہ کیا گیا ہے اور بہت بڑی کوشش سے چھاپا گیا ہے ✤ قیمت آٹھ آنے ۸ر

عین الفقر

یہ کتاب لطیف پُر از اسرار الٰہی عاشقوں کی جان صادقوں کا ایمان حضرت سلطان باہُو قادری قدس سرہ العزیز کی اعلیٰ تصنیفات
سے ہے اس میں مصنف علیہ الرحمتہ نے نہایت شرح و بسط کے ساتھ مسائل تصوف کو بیان فرمایا ہے لہٰذا آگاہی ناظرین کے لئے
چند مضامین درج ذیل کرتے ہیں جو اس کتاب نایاب میں ہیں۔ حمد۔ نعت۔ سبب تالیف و نام کتاب۔ شرح مرشد کامل و ناقص۔ سالک مجذوب و مجذوب سالک
علم دین و علم دنیا۔ ذکر سرّی کا بیان اور اسکی فضیلت۔ مقام انا۔ علم ظاہر سے علم باطن کا حصول۔ فقر کے مقامات۔ فقر آزادی سے
نہیں بلکہ علم و عمل اور شریعت و طریقت کو جمع کرنے سے ہوتا ہے۔ شرح برزخ اسم اللہ و توحید فنا فی اللہ۔ ذکر اللہ کی فتوحات
کا تشریح اسم اللہ۔ ہر جاندار کے سانس سے اسم ہُو نکلتا ہے کہ سر نفسی اور اس کا محاسبہ۔ حصول کمال کیلئے ریاضت و شفقت مرشد کامل کی
مثال اور اسکی ضرورت۔ عشق حقیقی و عشق مجازی۔ عبادت میں توجہ کرنا جب نفس فنا ہو جاتا ہے تو نفسانیت کا شائبہ مطلق
نہیں رہتا۔ مرشد کامل سے روگردانی۔ ذکر اللہ کی شان۔ توحید مطلق۔ خلاف شرع گمراہی ہے۔ تجلیات و تحقیق مقامات نفس و ماسوی اللہ
وغیرہ تجلی کے تمام اور اسکی مقامات۔ ذکر مشاہدہ عشق الٰہی کی لوازمات۔ مرد طالب کی شرط۔ حصول صفات انسان کے وجود میں اسکی مقامات
صاحب باطن و صاحب باطن صاحب رضا و صاحب نظر۔ تلقین کا بیان اور اسکی مثال عارف دنیا و عارف عقبیٰ و عارف مولیٰ۔ لطیفہ استغراق
معارف پر کشف و کرامات کا بند ہو۔ مرشد کا مرید کیلئے آئینہ ہونا۔ مراتب علم و معرفت لطیفہ نفس سے مخالفت اور اسکی زیر کرنیکا بیان
تمثیل فقیر کی سانس ذاکر ہوتی ہے نفس و شیطان اور دنیا کی مثال نفسانیت اور اس کا نتیجہ ابلیس و دنیا کی اتفاق کی مثال۔ فقر فنا
و فقر بقا۔ فقر منتہی۔ شریعت طریقت حقیقت کی مثال۔ زندہ دل اور مردہ دل۔ ذکر علماء و فقراء علم رحمانی اور علم شیطانی
زندہ علم الفقر لا یحتاج کے معنی۔ خانہائے نفس۔ قوی کو چھوڑ کر ضعیف کی طرف اور غنی کو چھوڑ کر مفلس کی طرف رجوع کرنا خلاف
عقل ہے۔ فقر میں کون کون مقامات پیش آتے ہیں۔ ذکر مراقبہ و مشاہدہ خواب اور جواب نزع و تعبیر غرق بوحدت۔ ذکر روحی و ذکر سری
مراقبہ اور اسکی منزلیں مراقبہ کی مثال مراتب مراقبہ قلب کے اقسام عشق و محبت لطیفہ میں صحابہ کرام کی مثال خانہ کتاب وغیرہ
غرض تصوف کے شائقوں کو لازم ہے کہ اس کتاب کو حرز جاں بنائیں۔ قیمت ایک روپیہ ۔۔ ۔۔ ۔۔ عہ

[illegible] فضل الدین [illegible] تاجران کتب [illegible] بازار کشمیری [illegible]